دولت خرچ کرنے کے صحیح طریقے

معقول حد کے اندر اپنی ضروریات پر خرچ کرنے کے بعد آدمی کے پاس اس کی حلال طریقوں سے کمائی ہوئی دولت کا جو حصّہ بچے اسے خود اِن کاموں پر صرف کرنا چاہیے:

- لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (راہِ خدا میں) وہ کیا خرچ کریں؟ کہو جو کچھ تمھاری ضرورت سے زیادہ ہو۔(البقرہ ۲:۲۱۹)
- نیکی اس چیز کا نام نہیں ہے کہ تم نے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرلیا، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر اور یومِ آخر پر اور ملائکہ اور کتاب اور نبیوں پر، اور مال دے اللہ کی محبت میں اپنے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مدد مانگنے والوں کو اور خرچ کرے غلامی سے لوگوں کی گردنیں چھڑانے میں......(البقرہ ۲:۱۷۷)
- تم نیکی کا مقام ہرگز نہ پاسکو گے جب تک کہ خرچ نہ کرو اپنے وہ مال جو تمھیں محبوب ہیں اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہوگا۔(اٰل عمرٰن ۳:۹۲)
- اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نیک سلوک کرو والدین کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور ہم نشین دوست کے ساتھ، مسافر کے ساتھ اور اُن غلاموں کے ساتھ جو تمھارے قبضے میں ہوں۔ درحقیقت اللہ اِترانے والوں اور فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، جو خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے ہیں، اور اُس فضل کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے انھیں بخشا ہے۔ ایسے ناشکروں کے لیے ہم نے رُسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ اور وہ جو اپنے مال کو دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔(النساء ۴:۳۶ تا ۳۸)
- (راہِ خدا میں خرچ کے مستحق) وہ تنگ حال لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں ایسے گھِر گئے ہیں کہ زمین میں اپنی روزی کمانے کے لیے دوڑ دھوپ نہیں کرسکتے، ناواقف آدمی ان کی خودداری کی وجہ سے ان کو غنی سمجھتا ہے، مگر تم ان کے چہروں سے ان کو پہچان سکتے ہو، وہ پیچھے پڑ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔ جو کچھ مال تم ان پر خرچ کرو گے اللہ کو اس کا علم ہوگا۔(البقرہ ۲:۲۷۳)

[بقیہ: '۶۰ سال پہلے' ص ۱۱ پر]